

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: یکم دسمبر 1964

کیلا ساسر ابھیا، بمبئی کلو تھ شاپ، سکندر آباد

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، آندھرا پردیش

[پی. بی. گھیندر گڈکر، چیف جسٹس، ایم. حیدیات اللہ، جے. سی. شاہ، ایس. ایم. سکری اور آر. ایس. بچاوت، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11، سال 1922)، دفعہ A-26، قاعدہ 2- فرم کا اندراج- فرم اور دیگر افراد پر مشتمل شراکتداری- انکم ٹیکس آفیسر، اختیارات- "وضاحت"، جس کا مطلب ہے۔

درخواست گزار فرم نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ A-26 کے تحت اندراج کے لیے درخواست دی تھی۔ درخواست میں شراکتدار کے طور پر پڑھے جانے والے افراد سوت کی دکان تھے۔ دیگر فرم وچار دیگر افراد اور سوت کی دکان کا اجتماعی حصہ اور دیگر شراکتداروں کے حصص کا تعین کیا گیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر نے درخواست کو مسترد کر دیا اور اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر اور انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے اپیل میں اس کے حکم کی تصدیق کی گئی۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ کیونکہ شراکت نامہ فوائد میں جس میں کچھ نابالغوں کو داخل کیا گیا تھا اور "منافع یا نقصانات کی تقسیم کے بارے میں تفصیلات جس طریقے سے فرم اسے تقسیم کرنا چاہتی تھی" کی وضاحت نہیں کی گئی تھی، اور چونکہ شراکت نامہ کے ذریعے سوت کی دکان کو فرم میں شراکتدار کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا، اس لیے دفعہ A-26 کے تحت اندراج کے استحقاق سے فرم کو انکار کیا جانا چاہیے۔ یہ سوال ہائی کورٹ کو بھیجا گیا، جس نے بھی اسی طرح کا جواب دیا۔ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل میں،

حکم ہوا کہ: اپیل کی اجازت ہونی چاہیے۔

(i) اگر وہ قانونی شرائط جو فرم کو اندراج کے لیے اہل بناتی ہیں، پوری ہو جاتی ہیں، تو کچھ شراکتداروں کے درمیان ایک ایسا انتظام، جو انہیں ایک شرط کے تحت منافع تقسیم کرنے پر مجبور

کرتا ہے جو شرائط اکتداری کے معاہدے کا حصہ نہیں ہے، شرائط اکتداری کے معاہدے کے اندراج کا دعویٰ کرنے کے حق کو متاثر نہیں کرتا ہے۔ [314 H]

دلی چند لکشمی نارائن، بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، ناگپور، [1956] ایس سی آر 154، ممتاز شدہ۔

(ii) لفظ "وضاحت" دفعہ 26A اور قاعدہ 2 میں استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ذکر کرنا، تفصیل سے بیان کرنا یا وضاحت کرنا ہے۔ اس کا مطلب واضح طور پر کسری یا دیگر حصص میں بیان کرنا نہیں ہے۔ [314 D-E]

(iii) اگر کسی فرم کے اندراج کی شرائط پوری ہو جاتی ہیں تو انکم ٹیکس افسر کے پاس درخواست کو مسترد کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا ہے۔ بلاشبہ، درخواست سختی سے ایکٹ اور قواعد کے مطابق ہونی چاہیے، لیکن اس طرح کے تعین میں، شرائط نامہ کو معقول طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ [311 G]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 83، سال 1964۔

آر. سی. اپیل نمبر 34، سال 1957 میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 18 اگست 1960 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے اے رنگاندھم چھیٹی، کے وینکرمایا، اے ویداولی اور اے وی رنگم۔

مدعا علیہ کی طرف سے آرگنٹینی آئیر اور آراین سچتے۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس شاہ نے سنایا۔

سکندر آباد میں کپڑے کا کاروبار کرنے والی فرم اپیل کنندگان نے 30 جون 1955 کو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 26A کے تحت 1956-57 کے لئے رجسٹریشن کے لئے درخواست دی تھی۔ درخواست میں درج ذیل افراد کا ذکر کیا گیا تھا، جن کے ناموں کے ساتھ مخصوص تناسب میں نفع و نقصان میں حصہ تھا:

1. میسرں کیلاسار اھیایک کہنی جس پر مشتمل ہے

مندرجہ ذیل شرائط:

(a) کیلاسار یملم.

(b) کیلاسار گیندراو

پے	انے	روپے	...
9	6	0	...
3	3	0	...
6	2	0	...
6	2	0	...
0	1	0	...

(c) کیلاسار سو دھنارو

2. مہندر کر نارائن راؤ

3. نئے وٹیا

4. پوٹو پلی چندریا

5. گندے رامیا

حوالہ کی سہولت کے لئے ہم نمبر 1 کو 'یارن شاپ' کہیں گے۔

انکم ٹیکس افسر نے درخواست کو مسترد کر دیا، اور اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر اور انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے اپیل میں اس کے حکم کی تصدیق کی گئی۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ کیونکہ شراکت نامہ فوائد میں جس میں کچھ نابالغوں کو داخل کیا گیا تھا، اور "منافع یا نقصانات کی تقسیم کے بارے میں تفصیلات جس طریقے سے فرم اسے تقسیم کرنا چاہتی تھی" کی وضاحت نہیں کی گئی تھی، اور چونکہ شراکت نامہ کے ذریعے سوت کی دکان کو فرم میں شراکت دار کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا، اس لیے دفعہ 26-A کے تحت اندراج کے استحقاق سے فرم کو انکار کیا جانا چاہیے۔ آندھرا پردیش کی ہائی کورٹ نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت مذکور درج ذیل سوال پر درج کیا:

"کیا معاملے کے حقائق اور حالات پر، ٹیکس دہندہ انکم ٹیکس ایکٹ کی

دفعہ 26-A کے تحت اندراج کا حقدار ہے؟"

منفی جواب.

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 26-A یہ فراہم کرتی ہے:

"(1) شراکت داری کے دستاویز کے تحت تشکیل شدہ کسی بھی فرم کی

جانب سے انکم ٹیکس افسر کو اس ایکٹ کے مقصد کے لیے اور انکم ٹیکس یا سپر

ٹیکس سے متعلق فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون سازی کے اندراج کے

لیے درخواست دی جاسکتی ہے، جس میں شراکتداروں کے انفرادی حصص کی وضاحت کی گئی ہو۔

(2) درخواست ایسے شخص یا افراد کے ذریعے اور ایسے اوقات میں کی جائے گی اور اس میں ایسی تفصیلات ہوں گی اور اس کی تصدیق اس طریقے سے کی جائے گی جو مقرر کیا جائے؛ اور اس سے انکم ٹیکس افسر اس طریقے سے نمٹے گا جو مقرر کیا جائے۔

ایکٹ کے تحت اندراج حاصل کرنے سے، فرم کے شراکتدارر تشخیص کی کم شرحوں کا فائدہ حاصل کرتے ہیں اور فرم کی آمدنی پر براہ راست کوئی ٹیکس نہیں لیا جاتا ہے۔ یہ ایک اہم فائدہ ہے جس کے لیے اندراج شدہ فرم کے شراکتدارر اندراج کے نتیجے میں حقدار بن جاتے ہیں، اور اگر اس کا مقصد اس فائدے کو حاصل کرنا ہے، تو دفعہ 26-A کے تقاضوں اور ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کی سختی سے تعمیل کی جانی چاہیے۔ دفعہ 59 کے تحت بنائے گئے قاعدہ 2 کے مطابق درخواست پر شراکتداروں (نابالغ نہ ہونے کی وجہ سے) کے ذاتی طور پر دستخط ہوں گے، اور اس مدت کا تعین کیا جائے گا جس کے اندر زیر بحث سال کے لیے درخواست دی جائے گی۔ قاعدہ 3 میں کہا گیا ہے کہ درخواست مقررہ فارم میں کی جائے گی اور اس کے ساتھ شراکتداری کا اصل دستاویز ہوگا جس کے تحت فرم تشکیل دی گئی ہے۔ قاعدہ 4 کے مطابق یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ اگر درخواست موصول ہونے پر انکم ٹیکس افسر مطمئن ہو کہ کوئی فرم موجود ہے یا موجود تھی جیسا کہ شراکت نامہ میں دکھایا گیا ہے، اور یہ کہ درخواست مناسب طریقے سے کی گئی ہے، تو وہ تحریری طور پر دستاویز یا تصدیق شدہ کاپی کے نیچے، جیسا بھی معاملہ ہو، مقررہ فارم میں ایک سرٹیفکیٹ درج کرے گا۔ اندراج کے سرٹیفکیٹ کے قاعدے 6 کے مطابق آنے والے سالوں کے لیے تجدید کی جاسکتی ہے۔

فرم کا اندراج کسی بھی فرم کی جانب سے انکم ٹیکس افسر کو درخواست پر حاصل کیا جاسکتا ہے، اگر فرم کو قانونی طور پر شراکتداری کے کسی دستاویز کے تحت تشکیل دیا گیا ہے جو شراکتداروں کے انفرادی حصص کی وضاحت کرتا ہے اور انکم ٹیکس افسر مطمئن ہے کہ کوئی حقیقی فرم موجود ہے یا موجود تھی جیسا کہ دستاویز میں دکھایا گیا ہے۔ اگر شرائط پوری ہو جاتی ہیں تو انکم ٹیکس افسر کے پاس درخواست کو مسترد کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا ہے۔ بلاشبہ، درخواست سختی سے ایکٹ اور قواعد

کے مطابق ہونی چاہیے، لیکن یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا درخواست قواعد کے مطابق ہے، شراکت نامہ کو معقول طور پر سمجھا جانا چاہیے۔

انڈین پارٹنرشپ ایکٹ، 1932 کے تحت شراکتداری ان افراد کے درمیان تعلق ہے جنہوں نے سب کے ذریعے چلائے جانے والے کاروبار کے منافع کو بانٹنے پر اتفاق کیا ہے یا ان میں سے کوئی بھی جو سب کے لیے کام کر رہا ہے۔ ایک فرم سختی سے ایک شخص نہیں ہے: یہ افراد کی ایک انجمن ہے، اور ایک معاہدہ جس کے ذریعے ایک فرم کسی فرد یا کسی دوسری فرم کے ساتھ شراکتداری میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتی ہے، صرف اس فرم کے شراکتداروں کو انفرادی طور پر بڑی شراکتداری کا شراکتدار بناتی ہے۔ اس طرح کے شراکتداری کے معاہدے سے پیدا ہونے والا مسئلہ عمومی قانون تعلیمی کے تحت ہے، لیکن دفعہ 26A کے تحت اندراج کا حق شراکتداروں کے انفرادی حصص کی وضاحت پر مشروط ہونے کی وجہ سے، کسی فرم اور فرد کے درمیان شراکتداری کا ایک دستاویز، جو فرم کے اجتماعی حصے کی وضاحت کرتا ہے، مزید کے بغیر، رجسٹرڈ نہیں کیا جاسکتا۔ اس عدالت نے ڈلی چند لکشمی نارائن بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، ناگپور<sup>(1)</sup> میں فیصلہ دیا ہے کہ ایک فرد، ایک مشترکہ ہندو خاندان اور تین فرموں کے درمیان تشکیل شدہ شراکتداری کو ایکٹ کی دفعہ 26-A کے تحت رجسٹرڈ نہیں کیا جاسکتا۔ ڈلی چند کے معاملے میں<sup>(1)</sup> شراکت نامہ پر پانچ افراد نے دستخط کیے تھے، یعنی، مشترکہ ہندو خاندان کا کرتا، تینوں کمپنیوں میں سے ایک ایک شراکتدار اور فرد۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ شراکتداری کو اندراج میں داخل نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ ایسی فرم کسی دوسری فرم یا فرد کے ساتھ شراکتدار کے طور پر معاہدہ نہیں کر سکتی، اور اس وجہ سے بھی کہ تینوں فرموں کے تمام اراکین نے ذاتی طور پر درخواست پر دستخط نہیں کیے تھے جیسا کہ انکم ٹیکس قوانین کے قاعدہ 2 میں کہا گیا ہے۔

موجودہ معاملے میں درخواست کو ٹریبونل نے مسترد کر دیا تھا، کیونکہ اس کے خیال میں جن فوائد کے لیے نابالغوں کو داخل کیا گیا تھا اور بڑے شراکتداروں کے حصص جو سوت کی دکان کے ممبر تھے ان کی وضاحت نہیں کی گئی تھی، اور یہ کہ سوت کی دکان کو فرم میں شراکتدار کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا۔ لیکن ٹریبونل نے ہمارے فیصلے میں یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ جن فوائد کے لیے نابالغوں کو داخل کیا گیا تھا اور سوت کی دکان کے بڑے اراکین کے حصص شراکت نامہ میں متعین نہیں تھے۔ تمہید میں یہ واضح طور پر پڑھا گیا ہے کہ کے راجیشور راؤ، کے ہرانا تھ بابو، کے رمیش بابو اور کے شیو کمار-چار نابالغوں-کو شراکتداری کے فائدے کے لیے تسلیم کیا گیا تھا جس

میں سوت کی دکان کے حصے میں آنے والے منافع میں مساوی حصص تھے، اور نقصانات کو صرف بڑے شراکتدار رکے وریسلنگم، کے ناگیندر راؤ اور کے مدھوسودھناراؤ کے برابر حصص میں بانٹنا تھا۔ اس لیے دستاویز کی اسکیم یہ تھی کہ سوت کی دکان کا اجتماعی طور پر منافع میں 9-6-0 کا حصہ تھا اور اپیل کنندہ فرم میں ہونے والے نقصانات میں اسی تناسب سے ذمہ دار تھا۔ اس 0-6-0 حصص میں سے، سوت کی دکان بنانے والے سات افراد منافع کو مساوی طور پر بانٹنے کے حقدار تھے، جبکہ نقصانات کو سوت کی دکان کے تین بڑے اراکین کو مساوی طور پر بانٹنا تھا۔ یہ سچ ہے کہ شراکت نامہ میں، پہلے شراکتدار کو "کیلاساسر ابھیاسوت کی فرم" کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ سوت کی دکان - جو 12 مئی 1955 کو شراکتداری کے ایک دستاویز کے تحت تشکیل دی گئی تھی، اور پیرا گراف 3 اور 8 میں اس سوت کی دکان کو بھی پہلے شراکتدار کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ لیکن معاہدے کے جوہر کو صرف کچھ ایسے افراد کی اجتماعی وضاحت کے استعمال سے زیادہ سایہ دار ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی جو شراکتدار بننے پر راضی ہوئے۔ یہ معاہدہ کے وریسلنگم، کے ناگیندر راؤ، کے مدھوسودھناراؤ، مہندر کر نارائن راؤ، نون وٹیا، پوٹی پلی چندریا اور گانڈے رامیا کے درمیان اس عہد نامے کے ساتھ شراکتداری میں داخل ہونے کے لیے تھا کہ منافع اور نقصانات کو دستاویز میں مخصوص حصص میں تقسیم کیا جائے گا۔ شراکتداری کے معاہدے پر بڑے شراکتداروں نے دستخط کیے تھے؛ اندراج کے لیے درخواست ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق تھی، پچھلے سال منافع کی تقسیم سے متعلق سرٹیفکیٹ دیا گیا تھا، شراکتداری کا اصل آلہ تیار کیا گیا تھا اور آلہ شراکتداروں کے انفرادی حصص کی وضاحت کرتا تھا۔ صرف اس وجہ سے کہ شراکتداری کے دستاویز میں پیرا گراف 8 میں سوت کی دکان کے اجتماعی حصے کا تعین کیا گیا ہے، اندراج سے انکار نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ تمہید میں سوت کی دکان کے تین اراکین اور شراکت کے فائدے میں داخل ہونے والوں کے درمیان منافع اور نقصان کے حصص کی تقسیم واضح طور پر ظاہر کی گئی ہے۔ لفظ "وضاحت" دفعہ A-26 اور قاعدہ 2 میں معنی، ذکر، بیان یا تفصیل سے وضاحت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے: اس کا مطلب واضح طور پر کسری یا دیگر حصص میں ترتیب دینا نہیں ہے۔ شراکت نامہ میں، حصص کی واضح طور پر وضاحت کی جاتی ہے، حالانکہ ان کا درست حصوں میں تعین نہیں کیا جاتا ہے۔ نہ ہی یہ کہنا درست ہے کہ سوت کی دکان کو شراکتدار کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے۔ معاہدہ حقیقت میں تین بڑے اراکین کے درمیان ہے جو سوت کی دکان بناتے ہیں اور چار بیرونی افراد۔ ان میں سے ہر ایک نے درخواست پر دستخط کیے ہیں اور شراکتداری کے معاہدے کے عہد و پیمانے شراکتداروں کو انفرادی طور پر پابند

کرتے ہیں۔ شراکت نامہ میں اشارہ کہ ان میں سے تین کا سوت کی دکان سے ایک خاص تعلق تھا، اپیل کنندہ فرم کے شراکتدار کی حیثیت سے انفرادی طور پر ان کی حیثیت کو متاثر نہیں کیا۔

اس بات پر زور دیا گیا کہ 20 فروری 1952 کے دستاویز میں، جس میں سوت کی دکان کی تشکیل کی گئی تھی، جیسا کہ 12 مئی 1955 کے دستاویز میں ترمیم کی گئی تھی، منافع کی تقسیم کے تناسب کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن ہمیں سوت کی دکان کے اندراج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم اس بات کی تعریف کرنے سے قاصر ہیں کہ کس طرح ایک عیب (یہاں تک کہ اگر سوت کی فرم کو تشکیل دینے والے معاہدے میں کوئی بھی ہو) اپیل کنندہ فرم کے اندراج کے حق کو متاثر کرتا ہے۔ اگر قانونی شرائط جو اپیل کنندگان کو اندراج کے لیے اہل بناتی ہیں، پوری ہو جاتی ہیں، تو اپیل کنندگان کے کچھ شراکتداروں کے درمیان ایک ایسا انتظام جو انہیں ایک شرط کے تحت منافع تقسیم کرنے کے لیے پابند کرتا ہے جو شراکتداری معاہدے کا حصہ نہیں ہے، پ شراکتداری معاہدے کے اندراج کا دعویٰ کرنے کے حق کو متاثر نہیں کرتا ہے۔

لہذا، ہائی کورٹ کے ذریعے درج کردہ جواب کو خارج کیا جانا چاہیے، اور ایک مثبت جواب درج کیا جانا چاہیے۔

اپیل کی اجازت ہے۔ اپیل کنندگان اس عدالت اور ہائی کورٹ میں اپنے اعتراضات کے حقدار ہوں گے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔